نئی زندگی

پیراپلیجک سنٹر حیات آباد پشاور، انسانی المیوں کی ایک پوری تاریخ اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔ مریضوں کو علاج کے مختلف مراحل سے گزار کر تقریباً تین/چار مہینے میں زندگی کے روزمرہ کام خود کرنے کے قابل بنادیا جاتا ہے۔ یہاں پر داخل ہر مریض کی ایک ذاتی دردناک کہانی ہے۔ کیونکہ ایک چلتا پھرتا انسان اچانک کسی حادثے کے نتیجے میں ساری زندگی کے لیے مفلوج ہو جاتا ہے۔ اس کرب کی زندگی سے سمجھوتہ کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ نادیہ ان باہمت لوگوں میں سے ایک ہے۔ اکتوبر 2005۔ کے زلزلے نے جہاں ہزاروں انسانوں کی جانیں لے لیں۔ وہاں نادیہ بالاکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک ننھی بچی کیساتھ مکان کی چھت کے نیچے آگئی اور چار دن تک ٹنوں مٹی تلے دبی رہی۔ جب اسے نکال کر ہسپتال لایا گیا۔ اسکا آدھا جسم بے حس وحرکت ہو چکا تھا۔ پیشاب اور پاخانے پر کنٹرول ختم ہو گیا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایک اور ننھی جان اسکے پیٹ میں پرورش پا رہی تھی۔ اس قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے نادیہ جیسے آہنی اعصاب والے انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔ باوجود جسمانی اور ذہنی کرب کے، دوران علاج، سلام کا جواب مسکرا کر دینا نادیہ کا شیوہ تھا۔ عموماً عورتیں بات بات پر رو پڑتی ہیں۔ مگر میں نے نادیہ کو شاذو نادر روتے دیکھا۔ چند مہینے بعد نادیہ نے ہسپتال ہی میں ایک خوبصورت بچی " طیّبہ " کو جنم دیا۔ اب اسکے چہرے پر زیادہ کرب کے آثار تھوڑے سے کم ہونے لگے۔ دھیمی آواز میں باتیں کرنے والی نادیہ اب ہسپتال کے عملے کیساتھ گھل مل گئی تھی۔ دوران علاج اسکی کمر کا آپریشن کرایا گیا۔ وہ یہاں دس مہینے تک زیر علاج رہی۔ خوبصورت اور نازک اندام نادیہ کے فولادی حوصلے اور آہنی اعصاب کا ذکر قرطاس ابیض پر نہ لانا یقیناً اسکے ساتھ زیادتی ہوگی۔ نادیہ نے وہیل چیئر پر گھر کے کام کاج سیکھنے اور بچوں کی پرورش کا مرحلہ نہایت خندہ پیشانی سے پورا کیا۔

نادیہ آج تین بچوں کی ماں ہے۔ دو بیٹیاں اور ہسپتال سے جانے کے بعد اللہ پاک نے اسکو ایک بیٹے سے بھی نوازا ہے۔ اسکا شوہر انتہائی شریف النفس انسان ہے۔ اس نے اپنی مفلوج مگر باہمت بیوی کا پورا پورا ساتھ دیا۔ نادیہ وہیل چیئر ہی میں گھر کے کام کاج کرتی ہے اور پانچ افراد کا یہ کنبہ خوش وخرم زندگی بسر کر رہا ہے۔

واضح رہے کہ پیراپلیجک سنٹر حیات آباد 1984ء سے حرام مغز کی چوٹ کے نتیجے میں مفلوج لوگوں کی بحالی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ یہاں ہر مریض کو جسمانی، طبی، نفسیاتی، معاشرتی بحالی اور پیشہ ورانہ تربیت کی سہولتیں بالکل مفت فراہم کیجاتی ہیں۔ ملک کے چاروں صوبوں، قبائلی علاقہ جات، آزاد کشمیر اور افغانستان سے آنے والے مریض اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

سنٹر کا زیادہ تر خرچہ محکمہ صحت صوبہ سرحد برداشت کر رہا ہے۔ جو سالانہ گرانٹ کی شکل میں ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف ادارے اور مخیّر خواتین و حضرات اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ یہاں Fred Hollows Foudation (FHF) جو کہ ایک آسٹریلیین این جی او ہے، کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس ادارے کی کنٹری منیجر روبینہ گیلانی جو کہ صوبہ سرحد کی مشہور سماجی شخصیت ہے۔ ان مستحق مریضوں کی مدد کرنے میں پیش پیش ہے۔ اس سنٹر کی وسعت تزئین و آرائش اور مریضوں کو مفت پیشہ ورانہ سہولتیں فراہم کرنے میں اس نیک دل خاتون کا بڑا ہاتھ ہے۔ علاوہ ازیں بعض ادارے جیسے International Commitee of the Red Cross (ICRC) اور تنظیم لسائلِ والمحروم بالواسطہ مدد کرنے میں قابل ذکر ہیں یہ ادارے یہاں سنٹر کے ورکشاپ میں بنائے گئے مصنوعی سہارے خرید کر مفید مدد کر رہے ہیں۔

تحریر:

محمد ظاہر خان (رہیب کوآرڈینیٹر)

پیراپلیجک سنٹر حیات آباد، پشاور